بسم اللہ الرحمن الرحیم
جاء الحق
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
نعیمی کتب خانہ گجرات
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور
وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

۷۸۶
۹۲

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جاء الحق وزهق الباطل

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلّل فیصلہ کردیا گیا ہے

مُصنّفہ

حضرت حکیم الامت مولٰنا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں

ناشر: مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

كُلُّ مَا قَالُوْهُ سَمِعُوْهُ مِنْهُ وَلَا تَـــهُ لَا يُفِيْدُ دُعَاءُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ ۔

ان میں اختلاف رہا اور اُن کی ہر بات توسُنی ہوئی نہ تھی نیز پھر حضور علیہ السلام کا یہ دعا فرمانا بیکار ہوگا کہ اے اللہ انکو دینی فقہ دے اور ان کو تاویل سکھا دے ۔

نیز حضرت امام غزالی نے احیاء العلوم باب ہشتم میں فصل چہارم اس مقصد کے لیئے مقرر کی ہے کہ قرآن کا سمجھنا بغیر نقل بھی جائز ہے وہ فرماتے ہیں کہ قرآن کے ایک ظاہری معنے ہیں اور ایک باطنی علماء ظاہری معنے کی تحقیق کرتے ہیں ۔ اور صوفیائے کرام باطنی کی ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ۷۰ اونٹ بھر دوں ۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص قرآن سمجھ لیتا ہے وہ تمامی علوم کو بیان کر سکتا ہے ۔ پھر جو حدیث میں یہ آیا کہ جو شخص اپنی رائے سے قرآن میں کہے وہ خطا کار ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہی ہے کہ جن باتوں کا علم بغیر نقل نہیں ہو سکتا ۔ اُن کو رائے سے بیان کرنا حرام ہے ۔ دیکھو اس کی پوری بحث احیاء العلوم شریف کے اسی باب اسی فصل میں ۔

نیز آئمہ دین کا قرآنی آیات میں بڑا اختلاف رہتا ہے ایک صاحب کسی جگہ وقف کرتے ہیں ۔ تو دوسرے اور جگہ ایک صاحب اسی ایک آیت سے ایک مسئلہ نکالتے ہیں ۔ دوسرے صاحب اس کے خلاف ۔ جیسے کہ تہمت زنا لگانے والے کی گواہی متشابہات کا علم وغیرہ ۔ تو اگر آپ اپنے علم سے کلام الہٰی میں بالکل کلام نہیں کر سکتے ہر ہر بات کے لیئے نقل کی ضرورت ہے تو یہ اختلاف کیسا ۔

(۳) تحریف یہ ہے کہ قرآن کے ایسے معنے یا مطلب بیان کرے جو کہ اجماع امت یا عقیدہ اسلامیہ یا اجماع مفسرین کے خلاف ہو یا خود تفسیر قرآن کے خلاف ہو اور کہے کہ اس آیت کے وہ معنی نہیں ہیں بلکہ یہ معنے ہیں ۔ جو میں نے کہے یہ صریح کفر ہے جیسے کہ آیات قرآنیہ اور قرأت متواترہ کا انکار کفر ہے ایسے ہی قرآن کے متواتر معنے کا انکار کفر جیسے کہ مولوی قاسم صاحب نے خاتم النبیین کے معنے کیئے ۔ اصلی نبی ۔ اور معنیٰ آخری نبی کو خیالِ عوام یعنی غلط کہا اور نبوت کی دو قسمیں کر ڈالیں ۔ اصلی اور عارضی ۔ حالانکہ امت کا اجماع اور احادیث کا اتفاق اس پر ہے کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں آخری نبی ۔ اور حضور علیہ السلام کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا ۔ یہ تحریف ہے ۔ اسی طرح قرآن کریم کی جن آیتوں میں غیر اللہ کو پکارنے کی ممانعت کی گئی ہے وہاں مفسرین کا اجماع ہے کہ اس سے مراد غیر خدا کو پوجنا ہے جیسے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ خدا کے سوا ان کو نہ پوجو جو نفع نقصان نہ پہنچا سکیں ۔